حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ
معروف سکالر ڈاکٹر حمید اللہ پیرس

کلمۃ الجبین فی القرآن المبین

حضرۃ العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ

موقر ماہنامہ الحق بابت ماہ جنوری ۱۹۹۲ء میں سورہ الصّٰفّٰت کی آیت ۱۰۳ میں مذکور کلمۃ الجبین پر علمی اور لغوی اعتبار سے مفید بحث کی گئی ہے اس گناہ گار نے بھی اسے پڑھا علمی تحقیق کے علاوہ کچھ دیر کے لیے اس ارشاد عزیز کا پس منظر دل و دماغ پر کچھ اس طرح چھا گیا کہ روحانی اور ایمانی انبساط میسر ہوا اللہ تعالےٰ اسے دوام بخشے، اسی یاد کو تازہ رکھتے ہوتے اس کلمہ مبارک کے بارہ میں معلومات قاصرہ قارئین کرام کے لیے ہدیہ ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ (قاضی محمد زاہد الحسینی)

قرآن عزیز میں یہ کلمہ صرف ایک ہی بار آیا ہے اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اتباع خداوندی کے ضمن میں بطور ایک عظیم اطاعت کے ذکر فرمایا ہے قرآن فہمی کا ایک طریقہ اکابر علماء اصول تفسیر نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کسی آیت یا کسی کلمہ کا معنی مراد متعین کرنے کے لیے سیاق و سباق پر غور کیا جاتے۔ چنانچہ اس قصہ کے سیاق اور سباق میں ذبح کا کلمہ بھی ارشاد فرمایا ہے آیت ۱۰۲ میں فرمایا انی اریٰ فی المنام انی اذبحک اور آیت ۱۰۷ میں فرمایا: وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ اس لیے جبین کا معنی متعین کرتے ہوتے جہاں لغت سے رہنمائی ضروری ہے وہاں اس کے سیاق و سباق کا لحاظ بھی ضروری ہے یہ ظاہر ہے کہ کسی جانور کو ذبح کرتے وقت اس طرح لٹایا جاتا ہے کہ اس کی وہی رگیں کٹیں جن کا تعلق تنفس کے ساتھ ہے جن کو اوداج کہا جاتا ہے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ان رگوں پہ ذبح کرنے کا آلہ چل سکے اگر جبین سے مراد وہ ماتھا لیا جاتے تو متعارف ہے تو اس طرح اوداج نہیں کٹ سکتیں علاوہ اس کے متعارف ماتھا کے لیے قرآن عزیز اور حدیث من نزل القرآن علی قلبہ ویسر اللہ بلسانہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جبہۃ کا کلمہ ارشاد فرمایا جیسا کہ سورہ توبہ آیت ۳۵ میں سونا چاندی غیر شرعی طور پر جمع کرنے والوں کی اخروی سزا کو بیان فرمایا يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ الآیۃ اس آیت میں جباہ کا کلمہ جبہۃ کی جمع ہے اس کا معنی بھی مترجمین حضرات نے اردو میں ماتھا فرمایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے سجدہ کے اعضاء کا ذکر کرتے ہوئے سبعہ اعظم پر سجدہ کرنے امر من جانب اللہ ارشاد فرمایا ان سات ہڈیوں میں جبہۃ کو بھی ارشاد فرمایا جس سے مراد پیشانی یعنی ماتھا ہے۔ ان تمام امور کو پیش نظر رکھ کر جبین کا معنیٰ جو اقرب الی المقام ہے وہ پیشانی نہیں بلکہ وہ ایک کروٹ ہوتا ہے جس کا درمیانی حصہ جبہہ ہے۔ چنانچہ مشکلات القرآن کے موضوع پر غور و فکر کرنے والے علماء کرام نے فرمایا ہے:۔

وتلّه للجبين اى صرعه على جبينه فكان احد جبينه على الارض وهما جبينان والجبهة بينهما وهى ما اصاب الارض فى السجود -

(قرطبی ج ۲ ص۹۵)

امام راغب اصفہانی نے فرمایا ہے:۔

فالجبينان جطا نبا الجبهة (مفردات)

علامہ ہمر کانی فرماتے ہیں:۔

والجبين احد جانبى الجبهة فللوجه جبنيتان والجبهة بينهما وقيل كبه على وجهه كيلا يرى منه مايوثر (فتح القدیر)

ابن جریر طبری نے فرمایا:۔

الجبينان ماعن يمين الجبهة وشمالها والجبهة بينهما۔

قاضی بیضاوی نے فرمایا:۔

وتله للجبين صرعه على شقه فوقع جبينه على الارض وهواحدى جانبى الجبهة الخ

علامہ آلوسی نے فرمایا:۔

صرعه على شقه فوقع جبينه على الارض.... والجبين احد جانبى الجبهة -

علامہ آلوسی نے دوسرا قول بھی نقل فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا:۔

ولا يخفى ان اراده ذلك من الاية بعيد نعم لا يبعد ان يكون الذبيح قال هذا۔ (روح)

لغۃ القرآن اور تفاسیر کے چند حوالجات کے بعد حدیث کا حوالہ بھی درج ہے۔ امام ترمذی نے شمائل ترمذی میں فرمایا:۔ واسع الجبين اور علی قاری نے اس کی تشریح میں فرمایا:۔

والجبين فوق الصدع وهما جبيتان عن يمين الجبهة وشمالها -

اسی طرح علامہ مناوی نے فرمایا۔

هوكما فى الصحاح فوق الصدغ وهوما كنف الجبهة عن يمين وشمال وهما جبينتان عن يمين الجبهة وشمالها۔ (مناو الجزء الاول ص ۴۳)

حضرت شاہ ولی اللہؒ نے اس آیت کا یہ ترجمہ فرمایا ہے۔

"پس چوں منقاد شدند هر دو و پدر بافگند فرزند بر جانب پیشانی"

بر پیشانی نہیں فرمایا بلکہ بر جانب پیشانی۔

خلاصہ یہ کہ لغۃ القرآن، تفسیر اور حدیث میں کلمہ جبین سے مراد متعارف ماتھا نہیں بلکہ دونوں کنپٹیوں کے درمیان ساری جگہ مراد ہے اور اس کے دونوں کونوں کو جبین کہا جاتا ہے۔

جن مترجمین حضرات نے اس کلمہ کا ترجمہ ماتھا فرمایا ہے وہ یا تو متعارف معنی مراد ہے اور یا اس شاذ روایت کے پیش نظر فرمایا جس میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی وصیت کا ذکر ہے اس کا جواب اور توجیہ علامہ آلوسیؒ نے فرمادی ہے جو ذکر ہو چکی ہے۔

جناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ پیرس

باسمہ تعالیٰ، حامداً ومصلیاً

پاریس یوم معراج مبارک ۱۴۱۲ھ

سلام مسنون! موقر ماہنامہ الحق کا شمارہ رجب ۱۴۱۲ھ ابھی ابھی پہنچا ہے ممنون بھی ہوا اور مستفید بھی خاص کر مولانا تصدق بخاری صاحب کا مقالہ بعنوان "جبین کروٹ ہے یا ماتھا" غور سے پڑھا، خاص کر اس لیے کہ اس ناچیز ہیچمداں نے بھی قرآن مجید کا فرانسیسی میں ترجمہ کیا ہے جس کے اکیسویں ایڈیشن کے پروف بھی اتفاق سے انہیں دنوں تصحیح کے لیے آتے ہوتے ہیں اور ضرورت ہے کہ "الحق يعلو ولا يعلى عليه" کے مصداق اس ترجمے میں کوئی غلطی ہوتی ہے تو اسے درست کریں اس لیے کچھ حقیر رائے زنی کی جسارت کرتا ہوں۔

شروع میں دو چھوٹی چیزوں کا بھی ذکر کروں گا جن کا اصل بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پہلے یہ کہ مقالہ مذکور کے آغاز (صفحہ ۳۹، سطر ۶) میں کاتب نے "کلّا وھاشا" لکھا ہے جسے آپ کے پروف خواں فاضل نے درست نہیں کیا ہے یہ "ھاشا" نہیں، "حاشا" ہونا چاہیئے۔ دوسرے مقالے کا آغاز، جو سطر ۹ سے ہوا ہے ایک ناقابل فہم عبارت سے ہوا ہے یعنی "بقرار زیر علم وعرفاں" معلوم نہ ہو سکا کہ مولف نے کیا لکھنا چاہا ہے۔

اصل بحث کے متعلق ماقلّ ودلّ، لاما طال وأملّ پر عمل کرکے یہ ادب عرض کرتا ہوں کہ